# سوال

میں نے ایک عیسائی عورت سے شادی کر رکھی ہے اور اس سے میرے دو بچے بھی ہیں، ایک رمضان المبارک کے مہینہ میں ایسا ہوا کہ میں افطاری کر رہا تھا کہ کھانے کے دوران میری بیوی نے شراب نوشی شروع کر دی، اور میں اسے اس سے نہ روک سکا، کیونکہ اگر میں روکنے کی کوشش کرتا تو وہ طلاق کا مطالبہ کرتی اور ہو سکتا ہے طلاق کی صورت میں بچوں کی پرورش کا حق بھی حاصل کر لیتی، اس طرح میرے لیے بچوں کو دین اسلام کی تعلیم دینی مشکل ہو جاتا میرا سوال یہ ہے کہ کیا رمضان المبارک میں جب وہ شراب نوشی کرے اور اس کے خاندان والے شراب نوشی کریں تو کیا میرے لیے ان کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے، حالانکہ میں شراب نوشی نہیں کرتا؟

# جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

جواب:

اگرچہ کتابی عورت (یعنی یہودی اور عیسائی) سے شادی کرنا جائز ہے، لیکن اس میں بہت سارے خطرات پائے جاتے ہیں، جن میں سب سے بڑا خطرہ اولاد کے دین کا ہے کیونکہ وہ عورت اپنے خاوند کی اولاد کو دین اسلام سے دور لے جانے کی کوشش کریگی، اور خاص کر جب وہ غیر مسلم ملک میں بستی ہو تو قانون بھی اس کے ساتھ ہے

جب بچے ماں کو شراب نوشی کرتے ہوئے دیکھیں تو آپ اولاد کو کیسے مطمئن کر سکتے ہیں کہ شراب نوشی حرام ہے!!

اکثر علماء کرام کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کتابی عورت سے شادی کرے تو وہ اسے شراب نوشی سے روکے گا، اور خنزیز کا گوشت کھانے سے بھی منع کرے گا، شافعی اور حنبلی حضرات کے جمہور فقہاء کا مسلک یہی ہے، اور احناف کی ایک جماعت بھی اسی کی قائل ہے

احناف کی کتاب: البحر الرائق "میں بعض احناف سے منقول ہے کہ:

"مسلمان خاوند کو حق حاصل ہے وہ اپنی ذمی بیوی کو شراب نوشی سے بالکل اسی طرح روکے گا جس طرح وہ اپنی مسلمان بیوی کو پیاز اور لہسن کھانے سے روکتا ہے کیونکہ اسے ناپسند ہو تو وہ مسلمان بیوی کو ایسا کرنے سے روک سکتا ہے، یہی حق ہے جو کسی پر مخفی نہیں" انتہی

دیکھیں: البحر الرائق (111/3).

اور شافعیہ کی کتاب "مغنی المحتاج" میں درج ہے:

"نان و نفقہ اور تقسیم و طلاق کے مسائل میں منکوحہ کتابی عورت بھی مسلمان عورت کی طرح ہے، اسے بحیض و نفاس اور جنابت سے غسل پر مجبور کیا جائیگا، اور خنزیر کھانے سے روکا جائیگا، اور اسے اور مسلمان عورت دونوں کو اس کے نجس اعضاء دھونے پر مجبور کیا جائیگا" انتہی

دیکھیں: مغنی المحتاج (314/4).

اور حنابلہ کی کتاب "الانصاف" میں درج ہے:

"ذمی عورت کونشہ آوراشیاء اورنشہ کرنے سے روکا جائیگا، صحیح مسلک یہی ہے کہ جب نشہ آورنہ ہوتواسے اس سے نہیں روکا جائیگا (امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے) اور امام احمد سے ایک روایت میں ہے کہ: اسے مطلقا روکا جائیگا

اورالترغیب میں ہے: خنزیر کھانے سے بھی اسی طرح منع کیا جائیگا" انتہی

دیکھیں: الانصاف (352/8).

مالکیہ کہتے ہیں کہ:

"خاوند کوحق نہیں کہ وہ کتابی بیوی کوشراب نوشی کرنے اورخنزیر کھانے سے روکے"

دیکھیں: التاج والاکلیل (134/5).

اگر آپ اپنی بیوی کوبچوں کے سامنے شراب نوشی کرنے سے نہیں روک سکتے جیسا کہ آپ نے بیانکیا ہے کہ ہوسکتا ہے وہ طلاق کا مطالبہ کردے اوراولاد کولے کرچلتی بنے، تواس صورت میں آپ کواپنی بیوی پرواضح کرنا چاہیے کہ آپس میں حسن معاشرت اورحسن سلوک کا تقاضہ اورخاوند بیوی کے مابین بہتر اوراچھے تعلقات یہی ہوسکتے ہیں کہ تم بچوں کے سامنے شراب نوشی مت کیا کرو

اوراگروہ ایسا کرنے سے انکار کرتی ہے توپھر آپ کوچاہیے کہ جب وہ اس برائی کے مرتکب ہورہے ہوں توآپ ان کے ساتھ مت بیٹھیں، بلکہ وہاں سے اٹھ جائيں، اس برائی سے انکار کا ایک طریقہ یہ بھی ہے

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا تم پرکتاب قرآن مجید میں یہ نازل کیا گیا ہے کہ جب تم اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر ہوتا سنو اوران سے استہزاء ومذاق ہوتا ہوا سنو توان کے ساتھ اس وقت تک مت بیٹھو جب تک کہ وہ کسی اوربات میں مشغول نہ ہوجائيں، اگر تم بیٹھوگے توپھر تم بھی انہیں جیسو ہوگے، یقینا اللہ تعالی منافقوں اورکافروں کواکٹھے جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140).

جوشخص ہاتھ سے برائی کونہ روک سکتا ہواس کے لیے قاعدہ اوراصول یہی ہے کہ اگراستطاعت رکھتا ہوتووہ اس جگہ سے اٹھ جائے وگرنہ وہ بھی گناہ میں مجرم کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا

آپ کوصبر وتحمل سے کام لینا چاہیے، اوراس بیوی کودین اسلام کی دعوت کی ہر ممکن کوشش کریں، اوراپنے اخلاق واعمال کے ساتھ اس کے ہاں دین اسلام کی محبت پیدا کریں

ہم آپ کونصیحت کرتے ہیں کہ اس کی ہدایت کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کریں، کیونکہ دعا بہت عظیم ہتھیار ہے، ہوسکتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اسے اوراس کے خاندان والوں کوآپ کے ہاتھ پرہدایت نصیب فرمادے

واللہ اعلم

الاسلام سوال وجواب

**65683**